ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

السوء و العقاب علٰی المسیح الکذاب

۱۳۲۰ھ

جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

۱۳۲۰

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

مسئلہ از امرتسر کٹڑہ گربا سنگھ، کوچہ شہزادہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ
۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہ سبحانہ، مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر جمیع عقاید کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علی رؤس الاشہاد ضروریاتِ دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہوچکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجل و موجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے اور اولادِ صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ بیّنوا توجروا (بیان کرکے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

خلاصہ جواباتِ امرتسر

(۱) شخص مذکور بباعث آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہوچکا، منکوحہ

زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں،

ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ۔

(۲) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہو گئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے۔ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی

(۳) لاشک فی ارتداد من نسب السمریزم الذی ھو من اقسام السحر الی الانبیاء علیھم السلام واھانۃ روح اللہ عیسٰی بن مریم علیھما السلام وادعی النبوۃ وغیرھا من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمۃ لاشک فی فسخہ لکن لھا المھر والاولاد الصغائر۔
ابو الحسن غلام مصطفٰی عفی عنہ

بیشک جو شخص جادو کی قسم مسمریزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسے بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعویٰ وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے؟ تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلا شک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق ہے۔ ابو الحسن غلام مصطفےٰ عفی عنہ (ت)

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ

(۵) آنچہ علمائے کرام از عرب وہند وپنجاب در تکفیر مرزا قادیانی ومعتقدان وے فتوٰی دادہ اند ثابت وصحیح ست قادیانی خود را نبی ومرسل یزدانی قرار میدہد و توہین وتحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وانکار معجزات شیوہ اوست کہ از تحریراتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزا ست)۔
احقر عباد اللہ العلی واعلا محمد عبد الغنی

علماءِ عرب و ہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسولِ یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ہے جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک رسالہ ہے)۔ احقر عباد اللہ العلی واعلا محمد عبد الغنی۔ (ت)

(۶) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(۷) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہ یا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابو الوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(۸) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریات دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی، چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحۃً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں، لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولادِ صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہئے اور مہر معجل اور موجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہئے۔
ابو تراب محمد عبد الحق بازار صابونیاں۔

(۹) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔ صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضل سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف۔

www.alahazratnetwork.org

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بیشک کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ نور احمد عفی عنہ

از جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب امرتسری بنام سامی حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات دافع جہالات و ضلالات مقتدا العلماء الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلومہ تحفہ تحیات و تسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں دریں بلاد از مدت مدیدہ بر ظہور دجال کذاب قادیانی فتور و فساد برخاستہ است بموجب حکم آزادگی بہیچ صورتے در چنگ علماء آں سری رہزن دین اسلام نمی آید اکنوں ایں واقعہ درحسنا نز

بخدمت شریف جناب فیض مآب، قامع فساد و بدعات، جہالت و گمراہی کو دفع کرنے والے، حنفی علماء کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے سلام و تحیت مسنونہ پیش ہوں، دلی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور و فساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہو سکی ابھی ایک واقعہ حنفی شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت

یک شخص حنفی شد کہ زنِ مسلمہ در عقد شخصے بود وہ آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از روئے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانۂ پدر رسید لہٰذا برائے آں و برائے سدِ آیندہ و تنبیہ مرزائیاں فتوی ہذا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم بمہر و دستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعثِ افتخار باشد سفیر از ندوہ کہ نام مولوی غلام محمد ہوشیارپوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوائے ہذا نزد وے فرستادم مشار الیہ دستخط نمودہ گفت اگر دریں فتوی دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن ازیں جہت مردمان بلدہ را بسیار بدظنی در حق ندوہ می شود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔ الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کٹرہ گربا سنگھ کوچہ ننداشاہ۔

تھی وہ شخص مرزائی ہوگیا اس کی مذکورہ عورت نے اس کے کفریات سُن کر اس سے علیحدگی اختیار کرکے اپنے والد کے گھر چلی گئی، لہٰذا اس واقعہ اور آئندہ سدِ باب اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتوٰی طبع کرایا ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعثِ افتخار ہوگا۔ ندوہ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیارپوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہُوا ہے میں نے یہ فتوٰی اس کے پاس بھیجا تاکہ وہ دستخط کردے تو اس نے کہا اگر میں اس فتوٰی پر دستخط کیے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہوجائیں گے، اس کے منہ میں خاک ہو، اس کی اس بات کی وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت بدظن ہوگئے ہیں، مزید کیا لکھوں، اللہ تعالٰی آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزا عطا فرمائے، الملتمس گناہ گار بندہ واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کٹرہ گربا سنگھ کوچہ ننداشاہ۔ (ت)

الجواب

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علٰی من لا نبی بعدہٗ وعلٰی اٰلہ وصحبہ المکرمین عندہ رب انی اعوذبک من ھمزٰت الشیطٰن واعوذبک رب ان یحضرون۔

تمام تعریفیں اللہ وحدہٗ لاشریک کے لئے ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے اور اس کی آل واصحاب پر جو عزت وکرامت والے ہیں، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کھلی بدگوئیوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے۔ (ت)

اللہ عزوجل دینِ حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و نکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثیلِ مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ع

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

(شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کر۔ ت)

فقیر کو بھی اس دعوٰی سے اتفاق ہے کہ مرزا کے مسیح و مثیل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال۔ پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالٰی نے لکھا اور بنام تاریخی الصارم الربانی علٰی اسراف القادیانی مسمّٰی کیا، یہ رسالہ حامی سنن، ماحی فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمایا، بحمد اللہ تعالٰی اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے۔ اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کئے مثیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت و نجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجوہ کثیرہ کفر و ارتداد مبین ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے:

کفر اول: مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے:
"میں احمد ہوں جو آیت مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے[1]۔" آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسٰی بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ اناالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم: توضیح مرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث[عہ] بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے[2]۔

[عہ] لا الٰہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایھا المسلمون (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو!۔ ت) سید المحدثین امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں کہ انھیں کے (باقی اگلے صفحہ پر)

[1] و [2] توضیح المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر ص ۱۹

کفرِ سوم: دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۱۱ پر لکھتا ہے: "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"[۱]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

واسطہ حدیث محدثین آئی انھیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب[۲]۔ رواہ احمد والبخاری عن ابی ہریرۃ واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراستِ صادقہ والہامِ حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ ت)

www.alahazratnetwork.org

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا:

لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب[۳]۔ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو عمر ہوتا۔ (اسے احمد، ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

مگر جناب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہوگیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین (خبردار! جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ ت) والعیاذ باللہ رب العلمین۔

---

[۱] دافع البلاء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ص ۲۶

[۲] صحیح البخاری مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۲۱
جامع الترمذی " " " " امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۲۱۰

[۳] صحیح البخاری " " " قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۲۰
المستدرک للحاکم معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/ ۸۵
جامع الترمذی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۹

37 **کفر چہارم:** مجیب نجم نے نقل کیا و نیز میگوید کہ خدائے تعالٰی نے براہین احمدیہ میں اسی عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔" ان اقوال خبیثہ میں اولاً کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسٰی روح اللہ علیہ الصلوۃ والسلام پر افترا کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً اللہ عزوجل پر افترا کیا کہ اس نے عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون۔[1]	بیشک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹے بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے:

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون۔[2]	ایسے افترا وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالٰی نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

www.alahazratnetwork.org

فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا، فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون۔[3]	خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیحہ ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوص کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] القرآن الکریم ۱۶/۱۱۶

[2] " " ۱۶/۱۰۵

[3] " " ۲/۷۹

37
37

تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا اُن کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرضِ اجل و جزءِ ایقان ہے "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین"[1] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک کہ ادنٰی ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بیّن الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ، مگر یہ محض ہوس ہے۔

اوّلاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاوٰی خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہے:

واللفظ للعمادی لو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر[2]	یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبانِ فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا۔

امام قاضی عیاض کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں فرماتے ہیں:

قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون رحمھما اللہ تعالٰی فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ فقال فعل اللہ برسول اللہ کذا وذکر کلاما قبیحا، فقیل لہ ماتقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فقال ابن ابی سلیمٰن للذی سألہ اشھد علیہ وانا شریکک یرید فی	یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ و رفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالٰی سے ایک مرد کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا، کہا گیا اے دشمنِ خدا! تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔ امام احمد بن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور

---

[1] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰

[2] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۶۳

قتله وثواب ذٰلك قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل[1]

اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں، (یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلا کے ثواب عظیم پائیں) امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسموع نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں،

ثم قال انما اردت برسول الله العقرب فانه ارسل من عند الحق وسلط علی الخلق تاویلا للرسالة العرفیة بالارادة اللغویة وهو مردود عند القواعد الشرعیة[2]

یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے، اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں،

هذا حقیقة معنی الارسال وهذا امما لاشك فی معناه وانکاره مکابرة لکنه لا یقبل من قائله ادعاؤه انه مراده لبعده غایة البعد وصرف اللفظ عن ظاهره لا یقبل کما لو قال انت طالق قال اردت محلولة غیر مربوطة لا یلتفت لمثله ویعد هذیانا او ملتقطا۔[3]

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلاشک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے باینہمہ قائل کا ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق "کشادہ" کو کہتے ہیں)، تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح وفضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ ؎

دندان تو جملہ در دہانند　　چشمان تو زیر ابروانند

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ت)

www.alahazratnetwork.org

---

[1] الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول مطبع شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۰۹

[2] شرح الشفاء ملا علی قاری مع نسیم الریاض " دار الفکر بیروت ۴/۳۴۲

[3] نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض " " "

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر و مرتد میں موجود ہو محل مدح میں ذکر نہ کریگا تو اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے۔ کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائیگا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ایک بہت جانوروں کے ناک کان بھوں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انھیں عدم سے وجود نر کی پشت سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بھیجو کو رسول بمعنی لغوی بنایا مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں؂

۱ کل یوم ھو فی شان بخواں   مر ورا بیکار و بے فعلے مداں
۲ کمتریں کارش کہ ہر روز ست آں   کو سہ لشکر را روانہ میکند
۳ لشکرے ز اصلاب سوئے امہات   بہر آں تا در رحم روید نبات
۴ لشکرے ز ارحام سوئے خاکداں   تا ز نر و مادہ پر گردد جہاں
۵ لشکرے از خاکداں سوئے اجل   تا ببیند ہر کسے حسن عمل[۱]

(۱) روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں ہے پڑھ۔ اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ (۲) اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے (۳) ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے (۴) ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف تاکہ نر و مادہ سے جہان کو پُر فرمائے (۵) ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ ت)

حق عزوجل فرماتا ہے:

فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم مفصلٰت[۲]

ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹیڑیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے ٹیڑی اور مینڈک اور جوں اور گھنے اور سور سب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت؛

---

[۱] المثنوی المعنوی قصہ آنکس کہ در یارے بکوفت گفت الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ص ۷۹
[۲] القرآن الکریم ۷/ ۱۳۳

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں: ؎

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم   با شما نامحرماں ما خامشیم[1]

(ہم آپس میں سُننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں ت)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم[2]

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مامن شیئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس۔[3] رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وصححہ خاتم الحفاظ۔

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں یعلی بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔ ت)

حق سبحانہ تعالٰی فرماتا ہے:

فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک من سبا بنبا یقین[4]

کچھ دیر ٹھہر کر ہُدہُد بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہُوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمتِ عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہُوا ہوں۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مامن صباح ولا رواح الا وبقاع الارض ینادی بعضہا بعضا، یا جارۃ ہل مربک الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر اللہ،

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر

---

[1] المثنوی المعنوی حکایت مارگیرے کہ اژدہائے افسردہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص ۲۷

[2] القرآن الکریم ۱۷/ ۴۴

[3] المعجم الکبیر حدیث ۶۷۲ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/ ۲۶۲

الجامع الصغیر 〃 ۸۰۲۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت الجزء الثانی ص ۴۹۲

[4] القرآن الکریم ۲۷/ ۲۲

فان قالت نعم رأت ان لها بذلك فضلا[1] رواه الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا، اگر وہ نکٹا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا نکٹا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے (اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر ہر بت پرست کافر، ہر ریچھ بندر، ہر کتے سور کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا، ہرگز نہیں۔ تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔

وتبیانہ آخری معنی کے چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو بعینہٖ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادہ لغوی کا ادعا یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ و خوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں، مگر حاش للہ! ایسا باطل ادعا اصلاً سمعاً مسموع نہ کسی طرح، وشرع سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کرکے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعوٰی کرلے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں۔ کیا عمرو جنگل میں سور کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہے کوئی مناسبت بھی؟ تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامشاحۃ فی الاصطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، نعوذ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں معہذا قادی یعنی جلدی کرنے والا یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے:

قدت قادیۃ جاء قوم قد اقحموا (قوم جلدی میں آئی۔ قدت قادیۃ کا ایک معنی

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۵۶۶ مکتبۃ المعارف الریاض ۱/ ۳۳۶

من البادیۃ و تعرس قدیانا اسرع ۱؎ قدت من البادیۃ یا قدت الفرس جنگل سے آیا یا گھوڑے کو تیز کیا۔ (ت)

قادیان اسی کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر جھگڑے جنگل کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عاقل کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف یوں اصطلاح خاص کا ادعا مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کرلیں کہ ہم نے تو ایجاب وقبول نہ کیا تھا اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں، بمعنی (ہوں، یعنی کلمۂ زجر وانکار ہے۔ لوگ بیعنامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الٰی غیر ذلك من فسادات لاتحصٰی (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ ت) تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن ومال اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویل نہ سنیں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کرلیں لا الٰہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انہیں اللہ ورسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں وللہ الحمد جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خود ان کا رب جل وعلا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے:

قل لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ۲؎ ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہوچکے ایمان کے بعد۔

والعیاذ باللہ تعالٰی رب العالمین۔

ثالثاً کفر چہارم میں اُمتی ونبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی وعرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ ورسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۳؎

۱؎ القاموس المحیط باب الواو فصل القاف مصطفی البابی مصر ۴/ ۳۶۹

۲؎ القرآن الکریم ۹/ ۶۶

۳؎ " " ۳۳/ ۴۰

(ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت) کا منکر اور باجماع قطعی جمیع امت مرحومہ مرتد و کافر ہوا۔ سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلٰثون دجالون کذابون کلهم یزعم انه نبی تیس[1] دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اٰمنت امنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم (میں ایمان لایا میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے۔ت) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا خود مثیل مسیح ہے مصداق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا والحمد للہ رب العٰلمین۔

کفر پنجم: دافع البلاء ص ۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔[2]

کفر ششم: اسی رسالہ کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے[3]

کفر ہفتم: اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ یہ ادعا بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی ہیں۔ فقیر نے اپنے فتوی مسمّی بہ [illegible] میں شفا شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی و ارشاد الساری امام قسطلانی و شرح عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام امام ابن حجر مکی و منح الروض علامہ قاری و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا۔ جو ایسے کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے۔ از اں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے:

النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع به والقائل بخلافه کافر لانه معلوم من ـــ

یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے۔

---

[1] جامع الترمذی ابواب الفتن باب لا تقوم الساعۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۴۵
مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۵/۲۹۶

[2] دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص ۳۰

[3] 〃 〃 〃 〃

الشرع بالضرورۃ[1] یہ ضروریات دین سے ہے۔

"کفر ہفتم" میں ایسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (بیٹیوں) بتقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں) بتقدیم با ہے یعنی عیسٰی درکنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض بنیوں سے بھی افضل ہوں کہ انھوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ بٹہ پھیری کی بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم: ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالٰی بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے: "اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔"[2] یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے شعبدے۔ اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

اذ قال اللہ یٰعیسی ابن مریم اذکر نعمتی	جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے! یاد کر
علیک وعلٰی والدتک ۘ اذ ایدتک بروح	میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک
القدس تکلم الناس فی المھد وکھلا ۚ	روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے
واذ علمتک الکتٰب والحکمۃ والتورٰىۃ و	میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا
الانجیل ۚ واذ تخلق من الطین کھیئۃ	لکھنا اور علم کی تحقیق باتیں اور توریت اور انجیل
الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی و	اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے
تبرئ الاکمہ والابرص باذنی ۚ واذ تخرج	پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے
الموتٰی باذنی ۚ واذ کففت بنی اسرآءیل	اور تو چنگا کرتا مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو
عنک اذ جئتھم بالبینٰت فقال الذین	میری اجازت سے اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا
کفروا منھم ان ھٰذا الا سحر مبین[3]	مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو

تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔ مسمریزم بتایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسبی ڈھکوسلے ہیں، ایسے ہی

---

[1] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم الخ دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۲۰۳

[2] ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۱۲۹

[3] القرآن الکریم ۵/ ۱۱۰

منکروں کے خیالِ ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلے اللہ تعالٰی علٰی سیّدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتاکید رد فرمادیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا:

انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر[1] الآیۃ۔

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اُسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مُردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔

اور اس کے بعد فرمایا:

ان فی ذٰلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مؤمنین[2]

بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکرر فرمایا:

جئتکم بآیۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون[3]

میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو عیسٰی کے رب کی نہ مانے وہ عیسٰی کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اُسے صاف کاوش ہے کہ اپنی بڑائی سبکی کرتے ہیں ؏

کس نگوید کہ دوغ من ترش ست
(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔ ت)

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے، قال اللہ تعالٰی:

تلک الرسل فضلنا بعضھم علٰی بعض[4]

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

---

[1] القرآن الکریم ۳/۴۹
[2] " ۳/۴۹
[3] " ۳/۵۰
[4] " ۲/۲۵۳

اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا:

وآتینا عیسی ابن مریم البینٰت وایدنٰہ بروح القدس[1]	اور ہم نے عیسٰی بن مریم کو معجزے دیے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کلام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلٰی کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ہے ہر طرح کفر وارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالٰی علٰی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۲۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا: "بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطنی اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے۔"[2]

انا للہ وانا الیہ راجعون، الا لعنۃ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالٰی علٰی حبیبہ وبارک وسلم۔	ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اسی کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالٰی کی لعنت، اللہ تعالٰی کی رحمتیں ہوں اس کے انبیاء علیہم السلام پر، اور برکتیں اور سلام (ت)

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف وشروح شفاء وسیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی وروضہ امام نووی وشرح امام نووی واعلام امام ابن حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل ہی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نور باطنی بلکہ دینی استقامت نری دینی استقامت کا نقص بھی کیسا نہ کمتر بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعنۃ اللہ قائلہ وقابلہ (اس کے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبداللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ علیہ وصلوٰۃ اللہ وسلام وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کردیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدلہم عذابا مھینا[3]	بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا وآخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

---

[1] القرآن الکریم ۲/۲۵۳

[2] ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۱۰۲

[3] القرآن الکریم ۳۳/۵۷

کفر دہم: ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے "ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط[عہ] ہوئی اور وہ جھوٹے ہوئے[1]۔" یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عزت عز جلالہٗ نے یوں ہی تو بیان فرمایا،

كذبت قوم نوح المرسلين[2] ۝ كذبت عاد المرسلين[3] ۝ كذبت ثمود المرسلين[4] ۝ كذبت قوم لوط المرسلين[5] ۝ كذب اصحٰب لايكة المرسلين[6]

نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ (ت)

ائمہ کرام فرماتے ہیں، جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے بالاجماع کافر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ہو جانا، شفا شریف میں ہے،

من دان بالوحدانية وصحة النبوة و نبوة نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم وجوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى في ذلك المصلحة بزعمه او لم يدعها فهو كافر باجماع[7]

یعنی جو اللہ تعالےٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با ایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

عہ یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑی بڑی پیشگوئیاں باختا رہتا ہے اور بعنایت الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی تو کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے [illegible]

---

[1] ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۲۳۳

[2] القرآن الکریم ۲۶/۱۰۵

[3] القرآن الکریم ۲۶/۱۲۳

[4] القرآن الکریم ۲۶/۱۴۱

[5] القرآن الکریم ۲۶/۱۶۰

[6] القرآن الکریم ۲۶/۱۷۶

[7] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ھو من المقالات مکتبہ شرکۃ صحافیۃ فی بلاد العثمانیۃ ۲/۲۶۹

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے ——

دیکھو قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا۔ قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یوں ہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا،

فلعن اللہ من کذب احدا من انبیائہ وصلی اللہ تعالٰی علی انبیائہ ورسلہ والمؤمنین بہم اجمعین وجعلنا منہم وحشرنا فیہم وادخلنا معہم دار النعیم بجاہہم عندہ وبرحمتہ بہم ورحمتہم بنا انہ ارحم الراحمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

اللہ تعالٰی کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالٰی کی لعنت اور اللہ تعالٰی اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلے سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے، ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ نعیم محل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور ان کی ہم پر رحمت کے سبب وہ بڑا رحیم و رحمٰن ہے سب حمدیں اللہ تعالٰی کیلئے جو سب جہانوں کا رب ہے،

طبرانی معجم کبیر میں ذوبر حنفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انی اشہد عدد تراب الدنیا ان مسیلمۃ کذاب۱؎

بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانۂ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

وانا اشہد معک یا رسول اللہ (یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنٰی کتا بعدد دانہائے ریگ وستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سموات وارض وحاملان عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے وکفی باللہ شہیدا۲؎ (اور اللہ کافی ہے گواہ۔ ت) کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل یقیناً کافر مرتد ناپاک ہے ——

۱؎ المعجم الکبیر حدیث ۴۱۲ از ذوبر بن مشہر الحنفی المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/ ۱۵۳

۲؎ القرآن الکریم ۴۸/ ۲۸

اگر یہ[ع] اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوہ مخذولہ اور اس کے ارکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے خدا کا سب سے یکساں راضی مانتے سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اول و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی و حریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون وچرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ ارکین بھی کفار مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔

شفاء شریف میں ہے:

نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیهم او شك[1]۔

یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

شفاء شریف نیز فتاوٰی بزازیہ و درر و غرر و فتاوٰی خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

من شك فی کفره وعذابه فقد کفر[2]۔

جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔

ہدایہ و درمختار و عالمگیری و غرر و ملتقی الابحر و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

صاحب الھوی ان کان یکفر فھو بمنزلة المرتد[3]۔

بدمذہب اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ (ت)

فتاوٰی ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاوٰی ہندیہ میں ہے:

ع یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲۔

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ھو من المقالات مطبعۃ شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۰۱

[2] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

[3] ؍؍ فصل فی وصایا الذمی وغیرہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲/ ۲۳۳

ھٰؤلاء القوم خارجون عن ملّۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین[1]

یہ لوگ دینِ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائرہ سائر ہیں،

فی الدر المختار عن غنیۃ ذوی الاحکام مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا[2]۔

درمختار میں غنیۃ ذوالاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کردیتا ہے اس کی اولاد ولد الزنا ہے (ت)

اور عورت کا کُل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوتِ صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دَین کو ساقط نہیں کرتا،

فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ وکسب ردتہ فیئ بعد قضاء دین ردتہ[3]

تنویر میں ہے قرض کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی دَور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔ (ت)

اور معجل تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل وُہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحالِ ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکمِ شرع حکم فرمادے کہ وُہ دار الحرب سے لحق ہوگیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہوجائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

فی الدر ان حکم القاضی بلحاقہ حل دینہ[4] فی ردالمحتار لانہ باللحاق صار من اھل الحرب وھم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت، الا

درمختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دار الحرب سے لحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دَین لوگوں کو حلال ہے، ردالمحتار میں ہے کیونکہ دار الحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہوگیا اور حربی اسلام کے احکام میں مُردوں

---

[1] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۳

[2] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۹

[3] ″ ″ ″ ″

[4] ″ ″ ″ ″

انه لایستقر لحاقه الا بالقضاء لاحتمال العود و اذا تقرر موته تثبت الاحکام المتعلقة به کما ذکر فی النهر[1]۔

کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا لحوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس دارالاسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہوگئی تو موت سے متعلقہ تمام احکام نافذ ہوجائیں گے جیسا کہ نہر میں ذکر کیا۔(ت)

اولاد صغار ضرور اس کے قبضہ سے نکال لی جائے گی،

حذرا علی دینهم الاتری انهم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان کانت فاسقة والولد یعقل یخشی علیه التخلق بسیرها الذمیمة فما ظنک بالاب المرتد والعیاذ بالله تعالٰی۔ قال فی ردالمحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد یبقی عندها الٰی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیه من تعلمه منها ما تفعله فکذا الفاجرة الخ[2] وانت تعلم الولد لایحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا و ذلک حین العقل قطعا فیحرم الدفع الیه و یجب النزع منه و انما احوجنا الٰی هذا لان الملک لیس بید الاسلام والا[عہ] فالسلطان این یبقی

نابالغ بچوں کو دین کے خطرہ کی وجہ سے، کیا آپ نے دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بُرے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا، والعیاذ باللہ تعالٰی۔ ردالمحتار میں فرمایا کہ فاجرہ عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین کو سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہوجائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ، اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہذا بچے کو اسکے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کرلینا ضروری ہے اور

[عہ] فان سلطان الاسلام مامور بقتله لایجوز له ابقاؤه بعد ثلثة ایام ۱۲ منه۔

[عہ] کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] ردالمحتار باب المرتد داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۰۰

[2] " باب الحضانۃ " " " ۲/۶۳۴

المرتد حتی یبحث عن حضانته الاخری الٰی قولھم لاحضانة لمرتدة لانھا تضرب و تحبس کالیوم فانّی تتفرغ للحضانة فاذا کان ھذا فی المحبوس فما ظنك بالمقتول ولکن انا للہ و انا الیه راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے' آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کو حقِ پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہٰذا وُہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پا سکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہوسکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالٰی کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں' ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (ت)

مگر ان کے نفس یا مال میں بروجہ ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وُہ تصرف سب صحیح ہوجائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہوجائیں گے،

فی الدرالمختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة وھی خمس النکاح والذبیحة والصید والشھادة والارث ویتوقف منه اتفاقا ما یعتمد المساواة وھو المفاوضة، او ولایة متعدیة وھو التصرف علی ولدہ الصغیر، ان اسلم نفذ وان ھلك اولحق بدار الحرب وحکم بلحاقه بطل؎ اھ مختصرا نسأل اللہ الثبات علی الایمان وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وعلیه التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا و مولانا و اٰله وصحبه اجمعین، اٰمین

درمختار میں ہے مرتد کے وُہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وُہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہوگیا تو موقوف امور نافذ ہوجائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مرگیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے لحوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہوجائیں گے اھ مختصراً، ہم اللہ تعالٰی سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعاگو ہیں، ہمیں اللہ تعالٰی کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اسی پر ہی بھروسا ہے، لاحول

؎ درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۲۵۹

واللہ تعالٰی اعلم۔

ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، وصلی اللہ تعالٰی
علٰی سیدنا ومولانا وآلہٖ وصحبہ اجمعین، آمین۔
واللہ تعالٰی اعلم (ت)

محمد وصی احمد
ناصر دین

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفٰی احمد رضا خاں

www.alahazratnetwork.org